بسم اللہ الرحمان الرحیم

اُمت محمدیہ میں مجددد ین کا سلسلہ دائمی ہے

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بنی نوع انسان کی ہدایت اور بھلائی کیلئے نبی اور رسول بنا کر بھیجا تھا۔ آپ ﷺ پر ایک عظیم الشان آسمانی صحیفہ ’’قرآن مجید‘‘ نازل ہوا جو کہ قیامت تک کیلئے انسانوں کے واسطے موجب ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کے لقب سے نوازا اور آپ کیلئے اور آپ کی اُمت کیلئے ’’اسلام‘‘ کو بطور دین پسند فرمایا۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

آپ ﷺ ساری زندگی کفر و شرک کے خلاف حالت جنگ میں رہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ ’’کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔‘‘ (الِ عمران۔۱۸۶) ہر ایک جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ اس الٰہی فرمان کے مطابق کوئی بشر بھی اس زمین پر دائمی طور پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ نبی اور رسول بھی چونکہ انسان ہوتے ہیں لہٰذا وہ بھی اپنی طبعی زندگی گزار کر فوت ہو جاتے ہیں۔ انبیاء کی وفات کے بعد جب اُن کے مذاہب پر ایک عرصہ گزر جاتا ہے تو آہستہ آہستہ اُن مذاہب میں غلطیاں اور خرابیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ ایک فطری اصول ہے اور کوئی بھی مذہب اس اصول سے مبرا نہیں۔ بانئے اسلام کی وفات کے بعد دین اسلام پر بھی ایسے حالات آنے تھے۔ لیکن مخبر صادق ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دین اسلام کی تر و تازگی کیلئے ایک پیشگوئی فرمائی تھی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:۔

’’عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔‘‘ (مشکوٰۃ شریف جلد ۱ بحوالہ ابوداؤد کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المئة) ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اس کے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔

جب چودھویں صدی کے سر پر حضرت مرزا غلام احمدؑ مبعوث ہوئے تو آپؑ نے بھی اس حدیث مبارکہ کو سچا قرار دیتے ہوئے نہ صرف اِسکی تصدیق فرمائی بلکہ اسے اپنے دعویٰ کی سچائی کیلئے بطور دلیل بھی پیش کیا۔ مزید براں آپؑ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد یہ حدیث متروک ہو جائے گی بلکہ یہ فرمایا کہ آنحضرت کے فرمان کے مطابق مجددین و مصلحین کا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اب خاکسار ذیل میں مجدّدوں کے اس سلسلہ جاریہ کے متعلق آپؑ کے فرمودات درج کرتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

روحانی خزائن۔۔۔

(۱) ☆ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کہ جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں۔ اِنصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کیساتھ۔ ☆ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

(۲) ☆ جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس اُمت کی اصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا۔ ☆ (نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۸)

(۳) ☆ اوّل وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کی جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کرے گا۔ ☆ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۰)

(۴) ☆ یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت اُن قوتوں اور ملکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفاسد کا اصلاح پانا اُن کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اس طرح کرتا رہے گا جب تک کہ اس کو منظور ہے کہ آثار رشد اور اصلاح دنیا میں باقی رہیں۔ ☆ (شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

(۵) ☆ یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ یعنے بعد اس کے جو خلیفے (مجدّد۔ ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔ ☆ (شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۴)

(۶) ☆اور پھر جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا۔تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔☆ (کتاب البریّہ۔روحانی خزائن جلد۱۳صفحہ۲۰۱)

(۷) ☆اس حدیث کو تمام اکابر اہل سنت مانتے چلے آئے ہیں کہ ہر ایک صدی کے سر پر مجدد پیدا ہوگا۔☆ (اربعین۔روحانی خزائن جلد۱۷صفحہ۴۶۰)

(۸) ☆یہ عجیب بات ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوے کیے تھے۔جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنؤ وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہوگئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک میں نے صدی کا چہارم حصہ اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے اور نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں لکھتے ہیں کہ سچا مجدد وہی ہوتا ہے کہ جو صدی کا چہارم حصہ پالے۔اب اے مخالفو! کسی بات میں تو انصاف کرو آخر خدا سے معاملہ ہے۔☆ (حقیقۃ الوحی۔روحانی خزائن جلد۲۲صفحہ۴۶۲۔حاشیہ)

ملفوظات۔۔۔

(۱) ☆منجملہ ان کے ایک آخَـــرِیْنَ کے لفظ سے پتہ لگتا ہے کہ یہ لفظ مجددوں اور مرسلوں کے سلسلہ جاریہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔جو قیامت تک جاری ہے۔اب اس سلسلہ میں آنیوالے مجددوں کے خوارق،ان کی کامیابیوں،ان کی پاک تاثیروں وغیرہ وجوہات احکامِ آیات کو گن بھی نہیں سکتے۔اور یہ سب خوارق اور کامیابیاں جو رسول اللہ ﷺ کے بعد آپؐ کے متبعین مجددوں کے ذریعہ سے ہوئیں۔اور قیامت تک ہوں گی درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی ہی کامیابیاں ہیں۔غرض ہر صدی کے سر پر مجدّد کا آنا صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ مُردوں سے استمداد خدا تعالیٰ کی منشاء کے موافق نہیں۔اگر مُردوں سے مدد کی ضرورت ہوتی۔تو پھر زندوں کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔؟ ہزاروں ہزار جو اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔اس کا کیا مطلب تھا۔مجدّدین کا سلسلہ کیوں جاری کیا جاتا۔؟ ☆ (ملفوظات جلد۲صفحہ۶۳)

(۲) ☆تعجب کی بات ہے کہ تجدید کا قانون یہ روزمرّہ دیکھتے ہیں۔ایک ہفتہ کے بعد کپڑے بھی میلے ہوجاتے ہیں اور اُن کے دُھلانے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن کیا پوری صدی گزر جانے کے بعد بھی مجدّد کی ضرورت نہیں ہوتی۔؟ ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا۔کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد اصلاح خلق کیلئے آتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد۳صفحات۲۵۴۔۲۵۵)

(۳) ☆یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔یہ سلسلہ مجدّدوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے اِنَّا نَحنُ نَزّلنا الذِّکرَ وَاِنَّالَہ لَحَا فِظُونَ میں فرمایا ہے۔☆ (ملفوظات جلد۴صفحہ۲)

(۴) ☆غرض یہ بات کوئی نرالی اور نئی نہیں ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد آتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد۴صفحہ۳)

(۵) ☆اور قرآن شریف کہتا ہے کہ ایسی آفتوں کے وقت حفاظت قرآن کیلئے مامور آتا ہے اور حدیث کہتی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد بھیجا جاتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد۴صفحہ۷)

(۶) ☆اب ان ساری شہادتوں کو جمع کرو اور بتاؤ کہ کیا اس وقت ضرورت نہیں۔کہ کوئی آسمانی مرد نازل ہو۔؟ جب یہ مان لیا گیا کہ صدی کے سر پر مجدّد آنا ضروری ہے تو اس صدی پر مجدّد تو ضرور ہوگا۔☆ (ملفوظات جلد۴صفحہ۱۲)

(۷) ☆نو وارد۔کیا یہ ضروری ہے کہ ہر صدی پر مجدّد ہونا چاہیے؟ حضرت اقدس۔ہاں یہ تو ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد آئے بعض لوگ اس بات کو سُن کر پھر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جبکہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے تو پھر تیرہ صدیوں کے مجدّدوں کے نام بتاؤ۔میں اس کا پہلا جواب یہ دیتا ہوں کہ اُن مجدّدوں کے نام بتانا میرا کام نہیں۔یہ سوال آنخضرت ﷺ سے کرو۔جنہوں نے فرمایا ہے کہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے اس حدیث کو تمام اکابر نے تسلیم کیا ہے۔شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس کو مانتے ہیں کہ یہ حدیث آنخضرت ﷺ کی طرف سے ہے۔☆ (ملفوظات جلد۵صفحہ۱۰۰)

(۸) ☆یہ عام طور پر مشہور ہے کہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد۵صفحہ۱۰۱)

(۹) ☆پہلے اکابر سو سال کے اندر فوت ہوجاتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کر دیتا ہے جیسے رزق کا سامان کرتا ہے۔پس قرآن کی حمایت کیساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے۔۔کپڑا پہنتے ہیں تو اس کی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔اس طریق پر نئی ذریّت کو تازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد۵صفحات۱۰۱۔۱۰۲)

(۱۰) ☆ ۲۹ستمبر ۱۹۰۵ء۔قبل دوپہر۔ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپکے بعد بھی مجدد آئے گا؟ اس پر فرمایا۔اس میں کیا ہرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجاوے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپکے خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔لیکن آنحضرت ﷺ کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجددین آتے رہیں گے اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آجائے گا۔ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابرار لوگ آتے رہیں گے اور پھر بغتۃً قیامت آجائے گی! ☆ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

(۱۱) ☆ فرمایا:۔آنحضرت ﷺ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدّد کو نہیں مانتے۔کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد ہوگا۔☆ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۱)

(۱۲) ☆ اور پھر دیکھو کہ یہ لوگ خود بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد آیا کرتا ہے لیکن افسوس کہ بقول ان کے چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدّد نہ آیا۔۔۔۔ اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس صدی کا مجدّد میں ہوں تو اُسے دجّال سمجھا جاتا ہے اور کذّاب اور مفتری خیال کیا جاتا ہے۔☆ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۷۷)

(۱۳) ☆ دیکھو ہر صدی کے سرے پر جو ایک مجدّد آتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک امتحان ہی ہوتا ہے۔اب اس وقت بھی مسلمانوں کا ایک امتحان ہو رہا ہے۔خدا تعالیٰ نے ایک مامور بھیجا ہے۔(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۵۰) ☆

(۱۴) ☆ خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدّد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔☆ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

(۱۵) ☆ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ اس قسم کے زندہ نمونے اسلام میں ہر صدی کے سر پر بھیجتا رہا ہے۔اور اس طرح سے ہمیشہ اسلام کا زندہ مذہب ہونا دنیا پر ثابت کرتا رہا ہے۔☆ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۹)

(۱۶) ☆ آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک سلسلہ وحی جاری رہا۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ تجدید دین کے واسطے مجدّد پیدا کرے گا۔تجدید کہتے ہیں ایک کپڑا جو میل کچیل سے آلودہ ہو گیا ہو اس کو دھو کر صاف کر لیا جاوے اور میل اس سے قطعاً الگ کر دی جاوے اور بالکل نئے کی طرح کر دیا جاوے۔اس طرح جب دین میں ایک زمانہ گزرنے کے بعد عقائد اور اعمال میں طرح طرح کے گند داخل ہو جاتے ہیں اور ایمان کی بناء صرف پرانے قصہ کہانیوں پر ہی رہ جاتی ہے اور قصّوں کے سوائے کچھ ہاتھ میں نہیں رہتا۔تو اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں اسلام کو آنحضرت ﷺ کی زبانی یہ وعدہ دیا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص بھیجتا رہے گا جو تجدید دین کیا کریں گے۔☆ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۸)

(۱۷) ☆ فرمایا:۔احکام میں کوئی نقص نہیں۔نماز،قبلہ،زکوٰۃ،کلمہ وہی ہے۔کچھ مدت کے بعد اِن احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے۔بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں۔تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سرِ نو شریعت پر قائم کرتا ہے۔سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے۔☆ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۱)

(۱۸) ☆ ہر صدی کے سر پر اس قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الی اللہ دلانے کیلئے مجدّد کا وعدہ دیا گیا ہے۔اگر ہر صدی پر مجدّد کی ضرورت نہ تھی بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے تو پھر نبی ﷺ پر اعتراض آتا ہے۔حج کرنیوالے حج کو جاتے ہیں۔زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔روزے بھی رکھتے ہیں۔پھر بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدّد آئے گا۔مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں۔☆ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۲)

حضرت مہدی و مسیح موعوؐد کے بعد آپکے جانشینوں کا رویہ

حضرت مہدی و مسیح موعوؐد کے جانشین جو اپنے آپکو خلفاء کہلواتے ہیں بلکہ وہ اس بات کا دن رات ڈھنڈورا پیٹواتے رہتے ہیں کہ ''خلیفہ خدا بناتا ہے''۔''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کا ڈھنڈورا پیٹنے سے ان کا اصل مدعا یہ ہوتا ہے کہ افرادِ جماعت کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ جائے کہ ہم بھی اُسی طرح کے خلیفے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مہدی و مسیح موعوؐد کو یا دوسرے انبیاء کو خلیفے بنایا تھا۔حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور فریب ہے۔یہ یاد رہے کہ نبیوں یا مجددوں کو کبھی یہ شور ڈالنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کہ ''وہ خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہیں'' کیونکہ لوگ حقیقت سے باخبر ہوتے ہیں۔یہ عرفِ عام میں خلفاء کہلوانے والے قادیانی خلیفے تو انتخابی خلیفے بھی نہیں چہ جائیکہ کوئی انہیں انبیاء یا مجددین کے برابر سمجھ لے۔یہ لوگ درحقیقت حضرت مہدی و مسیح موعوؐد کی تعلیم سے انحراف کرنیوالے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح حضرت مہدی و مسیح موعوؐد کی بعثت کے وقت عالمِ اسلام کی اکثریت نے قرآنی تعلیم سے انحراف کیا تھا۔پہلے کچھ لوگوں نے دینِ اسلام میں ختمِ نبوت کا عقیدہ ایجاد کیا تھا۔اب احمدیت کو اِن خاندانی خلفاء نے ختمِ مجددیت کا تحفہ دیا ہے۔انکے محترم دادا حضرت مہدی و مسیح موعوؐد فرماتے ہیں کہ اسلام میں تجدید کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جیسا کہ درجِ بالا اقتباسات سے ظاہر و باہر ہے۔لیکن اب انکی اولاد یہ کہہ رہی ہے

کہ اب حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں کسی مجدد نے نہیں آنا اور نہ ہی ہمیں کسی مجدد کی ضرورت ہے وغیرہ وغیرہ۔

خلیفہ ثانی صاحب نے خلافت کی گدی پر بیٹھ کر بہت سارے غلط کام کیے۔ میں یہاں صرف ایک کا ذکر کرتا ہوں مثلاً یہ کہ انہوں نے دعویٰ مصلح موعود کرکے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی پر قبضہ جمایا حالانکہ وہ مصلح موعود سے متعلق الہامی بشارات کے دائرہ ہی میں نہیں آتے۔لیکن اس غلطی کے باوجود اُنہیں اَنبیاء کی بعثت اور مجددین سے متعلق آنخضرت ﷺ کی پیشگوئی کا انکار کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:۔

(۱) ☆حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنیوالے کی ضرورت پیش آجاتی ہے اور اسلام میں اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدّد بھیجتا رہے گا۔اِن مجدّدوں کے متعلق بھی اس آیت (سورۃ القدر آیت نمبرا۔ناقل) میں پیشگوئی موجود ہے کیونکہ وہ بھی جزوی طور پر محمد رسول ﷺ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور ایک جزوی تاریک رات میں اُن کا ظہور ہوتا ہے۔☆(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۳۱۹)

(۲)☆اسی کی طرف رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَاۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔"(ابوداؤد کتاب الملاحم) یعنی اللہ تعالیٰ میری اُمت میں ہر سو سال کے بعد کوئی نہ کوئی شخص ایسا مبعوث کرے گا جو اُس صدی کی غلطیوں کو جو کہ دین کے بارے میں لوگوں کو گئی ہونگی دور کردیگا۔قُل بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے گویا اس حدیث کے مطابق رسول کریم ﷺ کم سے کم ہر صدی کے سر پر دنیا میں ظاہر ہونگے اور وہ لوگ جو آپکے بتائے ہوئے رستہ کے خلاف چلنے والے ہونگے اُن کو چیلنج کریں گے کہ میں تمہارے طریق کو کبھی اختیار نہیں کروں گا اور اُسی طریق کو اختیار کروں گا جو خدا نے مجھے بتایا ہے اور اس طرح اسلام ہر زمانہ میں ڈھل ڈھلا کر پھر نیا بن جایا کرے گا۔☆(تفسیر کبیر جلد دہم صفحہ ۳۹۱)

اب مذکورہ اقتباسات میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اور جناب خلیفہ ثانی صاحب نے فرمایا ہے کہ مجددین کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔اس کے باوجود جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد صاحب خلافت کی گدی پر بیٹھتے ہی مورخہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۶۸ء کو سالانہ اجتماع انصار اللہ کے اختتامی خطاب میں فرماتے ہیں۔

(۱)"پہلے سلسلہ خلافت کی ایک شاخ تو جو بعد نبی مقبول ﷺ تیرہ خلفاء ومجددین پر مشتمل تھی حضرت مسیح موعودؑ پر ختم ہوگئی۔اگلی صدی کے مجدد کی ہر ایک کو تلاش کرنی چاہیے لیکن ہر آنیوالی صدی کے سر پر جو شخص مجدد کی تلاش میں حضرت مسیح موعودؑ (جو آخری ہزار سال کے مجدد ہیں) کے علاوہ کوئی ایسا چہرہ دیکھتا ہے جو آپؑ کے خلیفہ کا نہیں، آپؑ کے ظل کا نہیں وہ سچے مجدد کا چہرہ نہیں دیکھتا لیکن پہلے سلسلہ خلافت کی دوسری شاخ اور وہ بھی خلافت راشدہ کا حصہ ہے،حضرت مسیح موعودؑ کے اظلال کی شکل میں جاری ہے۔آپؑ فرماتے ہیں تم ایمان کی اور اعمال صالحہ کی شرط پوری کرتے رہنا تمہیں قدرت ثانیہ کے مظاہر یعنی خلافت راشدہ کا اللہ تعالیٰ قیامت تک وعدہ دیتا ہے۔خدا کرے کہ محض اسی کے فضل سے جماعت عقائد صحیحہ اور پختہ ایمان اور طیب اعمال کے اوپر قائم رہے تاکہ اس کا یہ وعدہ قیامت تک جماعت کے حق میں پورا ہوتا رہے۔"(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری ۱۹۶۹ء)

۱۹۷۸ء میں قیام جرمنی کے دوران فرینکفرٹ میں خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

(۲)"اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر ۸۶/۸۷ سال گزر گئے تو پہلے قاعدہ کے مطابق آنیوالے مجدد کی تلاش کرنی چاہیے تھی۔اس لیے کہ پہلوں کو جو علم دیا گیا تھا وہ گویا نئے مسائل کو حل نہیں کرتا تھا۔لیکن میرا عینی مشاہدہ اور ذاتی تجربہ ہے کہ ہر وہ نیا مسئلہ جو آج کی دنیا میں پیدا ہوتا ہے یا آج کی سائنس انسان کے سامنے پیش کرتی ہے اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے مل سکتا ہے۔جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آخری ہزار سال کیلئے آپ آخری خلیفہ اور مجدد الف آخر ہیں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو علوم انسان کے ہاتھ میں دیئے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر بیان کی ہے وہ قیامت تک کیلئے کافی ہے۔(کیا قرآن کریم اور آنخضرت ﷺ کے مبارک ارشادات کے خزانے میں کوئی کمی رہ گئی تھی اور اگر کوئی کمی رہ گئی تھی تو پھر اب حضرت مسیح موعودؑ کے بعد ایسی کمی کیوں نہیں رہ سکتی؟۔ناقل) آپکی کتابوں میں سے لوگ ایسے مضامین اخذ کریں گے جو انسان کے مسائل کو حل کرنے میں مدد دیں گے۔اس لئے اب اس سلسلہ میں کسی نئے آنیوالے کی ہمیں ضرورت نہیں۔(آپکو ضرورت نہیں لیکن ایک صدی قبل کیا عالم اسلام کو کسی نبی کی ضرورت تھی؟۔ناقل) باقی رہا تجدید دین کا کام تو وہ ہم سے ہر آدمی کررہا ہے کوئی تھوڑے پیمانہ پر کررہا ہے کوئی بڑے پیمانے پر۔پس جماعت احمدیہ کا ہر وہ فرد جو نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے دین اسلام کی خدمت میں وقف ہے پورے طور پر یا جزوی طور پر اور آپکی سچی پیروی میں اپنی جان اور مال کی قربانی سے دریغ نہیں کرتا وہ درحقیقت تجدید دین ہی کا کام کررہا ہوتا ہے۔میں اپنے دوستوں کو یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ امیر تیمور نے ایک بادشاہ کے متعلق لکھا ہے جو ان سے معاً پہلے گذرا ہے کہ اس نے صرف ایک بات میں دین کی تجدید کی اس لیے امیر تیمور کے نزدیک ان کو بھی مجدد کہہ سکتے ہیں۔(حالانکہ آنخضرت ﷺ کی پیشگوئی بسلسلہ مجدّدین سے مراد اس قسم کی عام تجدید نہیں ہے بلکہ خاص تجدید مراد ہے جس کا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے حوالے سے اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ناقل) لیکن وہ خاص سلسلہ جو تیرہ پر ختم ہوگیا اس سلسلہ میں کسی نے نہیں آنا ہاں مگر وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے بطور ظل کے ہو۔چنانچہ ایک اور جگہ آپ نے فرمایا ہے خلافت کا سلسلہ آپ کیلئے بطور ظل کے ہے۔(حالانکہ حضورؑ نے امامت کیساتھ مسیح کو بھی

اپنا ظل قرار دیا ہے اس کا کیوں ذکر نہیں کیا۔؟ خلافت یا امامت تو آپکو قبول ہے لیکن مسیح آپکو کیوں قبول نہیں۔؟ ناقل)۔ خلافت کا سلسلہ بطور ظل کے اسلئے ہے کہ خلیفہ وقت قرآن کریم کی تفسیر کرے گا اور اس طرح اپنے زمانہ کے مسائل کو حل کرتا چلا جائے گا اور اس سلسلہ کے کسی نئے مجدد کی ضرورت اس معنی میں نہیں پڑے گی ورنہ تو یہ ظلم ہو جاتا کہ انسانی مسائل پیدا ہو جاتے اور ان کا حل کرنے والا کوئی نہ ہوتا اور کوئی ایسا طریق نہ بتایا جاتا کہ قرآن کریم سے کیسے حل نکلتا ہے۔ (جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود پر جھوٹے طور پر قبضہ کرکے اور ساتھ ہی مجددیت کو ختم کرکے یہ ظلم تو عملاً ہو چکا ہے۔ ثانیاً۔ انسانی مسائل کے حل کیلئے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب کی بھی کیا ضرورت تھی۔؟ کیا ہمارے لیے قرآن کریم کافی نہیں تھا۔؟ اور اگر قرآن کریم کے ہوتے ہوئے امتِ محمدیہ کو ایک مہدی اور ایک غلام نبی (مامور من اللہ) کی ضرورت پڑ سکتی ہے تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب اور آپ ایسے انتخابی خلفاء کے ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ کو ایک مصلح اور ایک غلام مسیح الزماں (مامور من اللہ) کی ضرورت کیوں نہیں پڑ سکتی۔؟۔ ناقل) پھر اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظل کے طور پر خدا تعالیٰ سے علم حاصل کرکے اور اس سے پیار کرکے اور حضرت نبی کریم پر درود بھیجتے ہوئے خلافت احمدیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں کوئی نہ کوئی اصل یا بیج مل جاتا ہے جس سے مسائل حل کرنے میں مدد مل جاتی ہے۔☆ (تین اہم خطبات صفحہ ۴۱ تا ۴۳ فرمودہ خلیفۃ المسیح الثالث فرینکفرٹ، جرمنی)

(۳) ☆ پس مختصراً یہ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حکم وعدل مانا ہوا ہے۔ (حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق مجددوں کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ آپکے انتخابی خلفاء نے حضورؑ کی تعلیم کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے ختم مجددیت کا عقیدہ ایجاد کر لیا ہے تو پھر اب ان خلفاء نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو کیا خاک حکم وعدل مانا ہے۔؟۔ ناقل) ہم یہ بات مانتے ہیں کہ آپ آخری مسیح، آخری خلیفہ اور آخری مجدد اور مجدد الف آخر یعنی مجدد ہزار برس کیلئے ہیں اور پھر یہ بھی کہ ہمارے رستے میں کوئی ایسی روکاوٹ نہیں جو ہمیں برائی کی طرف لے جائے۔ (کیا پیشگوئی مصلح موعود آپکے رستہ میں روکاوٹ نہیں تھی۔؟ اور کیا آپکے والد خلیفہ ثانی نے جو اس الہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے تھے نے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کرکے اس الہامی پیشگوئی پر قبضہ نہیں کیا۔؟ اور آنحضرت ﷺ کی حدیث کے مطابق مجددین کے سلسلہ جاریہ کی جو روکاوٹ آپکے رستہ میں حائل تھی کیا آپ نے ختم نبوت کی طرح ختم مجددیت کا جھوٹا عقیدہ ایجاد کرکے اُس روکاوٹ کو دور نہیں کیا۔؟ ناقل) ☆ (ایضاً صفحہ ۴۴)

جہاں تک حضرت مہدی و مسیح موعود کے بعد کسی مجدّد کے آنے یا نہ آنے کا سوال ہے تو اس سلسلہ میں خلیفہ رابع مرزا طاہر احمد کے خیالات جاننے کیلئے اُن کا ۲۷۔ اگست ۱۹۹۳ء کا خطبہ جمعہ سننے کے لائق ہے۔ وہ اس خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی اس پیشگوئی میں مجدّدین کیلئے قیامت تک آنے کا کوئی ذکر نہیں ہے اس لیے مجدد کا سوال ہی نہیں رہتا۔۔۔ کوئی مجدد نہیں آئے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنے خطبہ میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے رسالہ ''الوصیت'' کو پڑھتے وقت انہوں نے اس میں کافی کانٹ چھانٹ کی ہے۔ حضورؑ نے اپنے اس رسالہ میں اپنی وفات کے بعد جس عبوری ڈھانچے کا ذکر فرمایا تھا اس میں انتخابی خلافت کے دائمی طور پر جاری رہنے کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ حضورؑ نے اپنے بعد جس آنیوالے کا ذکر فرمایا ہے اُس سے متعلقہ فقرے کو یہ خلفاء دیدہ دانستہ نہیں پڑھتے رہے۔ مثلاً حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اس رسالہ میں فرماتے ہیں:۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ (ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔☆ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحات ۳۰۴ تا ۳۰۷)

''اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔'' یہ فقرہ بہت واضح ہے لیکن خلفاء صاحبان اس فقرے کو نہیں پڑھتے رہے (ایسا کیوں۔؟ اگر کوئی پڑھ بھی لے تو جلدی سے گزر جاتا ہے۔ یہاں ٹھہرتا نہیں) کیونکہ یہ انہیں بڑی تکلیف دیتا ہے۔ کیا انصاف اور دیانتداری اسی کا نام ہے۔؟ اگر کسی کو کوئی شک ہو تو وہ ۲۷۔ اگست ۱۹۹۳ء کا یہ خطبہ خود سُن کر دیکھ لے۔ اگر کسی کو یہ خطبہ نہ ملے تو وہ خاکسار سے رابطہ کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے تحریف کرنے والے یہودیوں پر اپنے کلام میں لعنت بھیجی تھی۔ لگتا ہے اب یہ کام خلفائے جماعت احمدیہ نے سنبھال لیا ہے۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

☆ اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔ تا راہ چھپ جاوے۔ اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے۔ اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم اسکو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کرکے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔ کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کیمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جاوے۔ حالانکہ اسکے فعل کیلئے کوئی قرینہ

مددگار نہ ہو۔اور پھر اس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچھ نہیں۔پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اس میں فکر کرے۔☆ (نورالحق حصہ اوّل۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ صاحب کا جماعت احمدیہ کے جید اصحاب اور صاحب الہام اور صاحب کشف بزرگوں میں شمار ہوتا ہے۔آیئے ملاحظہ فرمائیں کہ امت محمدیہ میں ظاہر ہونیوالے مجددین کے بارے میں آپ کا کیا نقطہ نظر تھا۔؟ آپ اپنی سوانح حیات ''حیات قدسی'' میں لکھتے ہیں:۔

''ایک دفعہ خاکسار مسجد احمدیہ پشاور میں قرآن کریم کا درس دے رہا تھا کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ ق وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کا کیا مطلب ہے اور ق کا قرآن مجید سے کیا تعلق ہے اس وقت معاً میرے دل میں القا ہوا کہ ابجد کے حساب سے ق کے سو (۱۰۰) عدد ہوتے ہیں اور اس آیت سے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر سو سال کے بعد یعنی صدی کے سر پر خدا تعالیٰ تجدید دین کا ایسا سلسلہ جاری کرے گا۔جس سے قرآن کریم کی مجد اور بزرگی ظاہر ہوگی اور ہر سو سال کے بعد کامل مجددین کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے نشانات اور معجزات اور نئے علوم ظاہر کرے گا جو قرآن کی شان کو بلند کرنیوالے ہوں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک ممتد ہوگا۔'' (حیات قدسی۔حصہ پنجم صفحہ ۱۶۲)

ایک بات اور کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انتخابی خلیفے ہی مجدّد ہیں۔میرا سوال ہے کہ انتخابی خلیفے جو مجدّد کے آنے کا ہی انکار کرتے ہیں وہ خود کیسے مجدّد ہو سکتے ہیں۔؟ رہی بات خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب کی تو اسکی کیا بات کرنی ہے۔؟ یہ بیچارے ڈرتے ڈرتے غیر احمدی مولویوں کو خطبہ جمعہ میں کہہ دیتے ہیں'' کہ احمدی ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے حقیقی مخاطب بھی ہیں اور مصداق بھی ہیں۔دوسرے مسلمان جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو نہیں مانا وہ تو خود ہی اپنے آپ کو اس خوشخبری سے باہر نکال رہے ہیں کیونکہ انہوں نے آنحضرت ﷺ پر ایمان کے دعویٰ کے باوجود آپ ﷺ کے بعض حکموں پر عمل نہیں کیا اور پیشگوئیوں کی تصدیق نہیں کی۔'' (بحوالہ خطبہ جمعہ ۲۔جون ۲۰۰۶ء)۔میں کہتا ہوں کہ اب جماعت بھی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعض حکموں پر عمل نہیں کرتی۔اور اگر وہ اِن حکموں پر عمل کرے تو پھر اُ سے زکی غلام یعنی مصلح موعود کو بھی ماننا پڑتا ہے۔اور اس طرح جماعت مولویوں اور غیر احمدی مولویوں میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں رہتا۔خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب غیر احمدیوں سے سوال و جواب کر نہیں سکتے بلکہ اب تو اپنے کسی ماننے والے کے سوال کا جواب بھی نہیں دے سکتے اور نہ دیتے ہیں۔سنگاپور (Singapur) کے دورے کے بعد جو خطبہ جمعہ ۱۹۔مئی ۲۰۰۶ء کو دیا۔اس میں فرمایا ''عرب دنیا میں عیسائیت کے مقابلے پر پابندی لگادی گئی ہے اور سُنا ہے کہ مخالف حکومتوں نے پابندی لگائی ہے کہ عیسائیت کے جو معاملات ہو رہے ہیں اُن کا جواب نہیں دینا۔اور جواب کیونکہ دے نہیں سکتے دلیل کوئی نہیں ان کے پاس اس لیے بہتر ہے کہ اِن کا جواب نہ دو''۔اب میں خلیفہ مرزا مسرور احمد صاحب سے سوال کرتا ہوں کہ اب عبدالغفار جنبہ کو اللہ تعالیٰ نے دلیل کے ساتھ کھڑا کیا ہے۔ان کے دلائل کا آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔؟ میرے خیال میں جواب نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ آج عبدالغفار جنبہ کے تین سوالوں کا بھی جماعت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔اگر اُن سے کہا جائے کہ اِن سوالوں کا جواب دیں تو کہتے ہیں کہ ہر سوال کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔یہ تو وہی بات ہے کہ۔۔۔۔ہتھ نہ اَپڑے تھُو کوڑی۔

جب افرادِ جماعت کے آگے'' مجددوں کے قیامت تک آنے کے بارے میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے'' تو وہ جواب میں کہہ دیتے ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد اگر کوئی مجدد آئے گا تو وہ کوئی آپ کا خلیفہ ہی ہوگا۔میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ اولاً۔وہ خلفاء جنہوں نے مجددوں کے آنے کے سلسلہ کا ہی انکار کر دیا انہیں اللہ تعالیٰ مجدد کیسے بنا سکتا ہے۔؟ ثانیاً۔مجدد کو اللہ تعالیٰ بذریعہ الہام اور روح القدس کھڑا کرتا ہے نہ کہ لوگ اُس کا انتخاب کرتے ہیں۔ثالثاً۔اگر کسی احمدی کے پاس حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی تحریر کا کوئی ایسا حوالہ ہو کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ میرے انتخابی خلفاء کو ہی مجدد بنائے گا تو وہ یہ حوالہ پیش کرے۔خاکسار جواباً عرض کرتا ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے ایسی کوئی بات ہی نہیں کہی تو پھر آپکی تحریر سے ایسا حوالہ کہاں سے ملے گا۔؟ اس قسم کی باتیں صرف خلفاء نے جھوٹے طور پر آپکی طرف منسوب کیں ہیں۔بہرحال اگر کوئی ہمیں حضورؑ کا کوئی ایسا حوالہ ڈھونڈ کر دکھانا چاہے تو ہم دیکھنے کیلئے تیار ہیں۔فتدبروا یااولی الالباب۔

اے ہوشمند احمدیو:۔۔۔۔اب آخر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میں نے شروع مضمون میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب روحانی خزائن اور ملفوظات میں سے صرف ۲۳ حوالے نقل کیے ہیں جن میں حضورؑ نے مجدّدوں کے قیامت تک آنے کا ذکر فرمایا ہے۔اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ خدا کے رسول ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی بات کو ماننا ہے کہ ''ہر صدی کے سر پر قیامت تک ہی مجدّد آتے رہیں گے'' یا کہ پھر اِن انتخابی جبکہ دراصل نامزد خاندانی خلفاء کی بات کو ماننا ہے جو کہ جھوٹے طور پر یہ کہتے ہیں کہ کسی مجدّد نے نہیں آنا۔اللہ تعالیٰ ہمیں سچائی پر چلنے کی توفیق دے۔آمین۔۔۔والسلام

مبشر احمد شاہد ہمبرگ جرمنی

مورخہ ۶۔جنوری ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆☆☆